

میں عید کے دن ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ عشاق کے لیے محبوب کے ہاتھوں قتل ہونے سے بڑھ کر خوشی کا کوئی موقع نہیں۔

اس شعر کو قتل، شمشیر وغیرہ کے الفاظ کے پیش نظر محض غزل کا عام شعر نہ سمجھا جائے، اس کی ایک اصولی حیثیت بھی ہے۔ یعنی اہل حق کے لیے اپنے مقاصد و عزائم کے سلسلے میں قتل گاہ کے اندر پہنچنا اور قتل کے لیے شمشیر کا بلند ہونا ایسا ہی ہے، جیسے عید کا دن آجائے، کیونکہ وہ اپنے مقاصد کے لیے کوشش میں یہ سزا پاتے ہیں اور یہ سزا ان کے لیے سرخروٹی کا پروانہ ہوتی ہے۔ نیز ایسی سزائیں اصل مقصد کی اہمیت واضح کرتی ہیں اور دوسرے لوگوں میں یہی ولولہ پیدا ہوتا ہے۔

۶۔ شرح :- اے محبوب! ہم تو مراد حاصل کیے بغیر قبر میں جا سوئے اور وصل سے جو شادمانی حاصل ہو سکتی تھی، اس کی آرزو کا داغ سینے میں لے گئے۔ اب تو جس طرح چاہے، باغ باغ ہو اور شاد و خرم رہ۔

۷۔ لغات - ریش : زخم۔

شرح :- دل کے ٹکڑے کی خوشی یہ ہے کہ اس پر آرزو کے زخم لگتے ہیں اور جگر کے زخم پر زیادہ سے زیادہ نمک چھڑک دیا جائے تو اسے لذت حاصل ہوتی ہے۔

زخم ہر شخص کے لیے دکھ اور درد کا موجب ہوتا ہے۔ اس پر نمک چھڑکا جائے تو تکلیف بہت بڑھ جاتی ہے، لیکن اہل عشق کو انھیں چیزوں میں مزہ آتا ہے اور وہ ایسی ہی باتوں میں خوش رہتے ہیں کہ نہ محض زخم لگائے جائیں، بلکہ ان پر زیادہ سے زیادہ نمک بھی چھڑکا جائے، یہاں تک کہ ایک ایک زخم کے لیے پورے ٹکڑاں وقف کر دیا جائے۔

۸۔ لغات - زود پشیمیاں : جلد بچتانے والا۔

شرح :- محبوب نے مجھے قتل کرنے کے بعد جو روح جفا سے توبہ کر لی اور